ای میل:daruIifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

سیریل نمبر	6460	نام	امجد علی خان
فتوی نمبر	۱۲۱۲/۱	پتہ	کراچی
تاریخ	6/2/2009	موضوع	صلہ رحمی
ای میل		کاتب	

السلام علیکم

جناب شریعت کیا کہتي ھے کہ اگر کوئي عورت (حنفئ مسلک) کي تین طلاق کہ بعد اہل حدیث فرقہ سے فتوي لیکر کہ طلاق واقع نھیں ھوئي اور شوھر سے ملاپ کرلے تو اس کیو جہ سے اس کے سگے بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار کیساتھ تعلق ر7کھیں - صلہ رحمی یا قطع تعلق ؟ یا کچھ اور ؟ ممکن ھو تو جلد جواب دیں

الجواب حامداو مصلیا

واضح ہو کہ تین طلاقیں دینے سے حرمتِ مغلظہ ثابت ہوجاتی ہے اور حلالہ شرعیہ (جس کا قرآن وسنت میں تذکرہ ہے) کے بغیر دونوں میاں بیوی کا باہم عقدِ نکاح بھی شرعاً جائز نہیں رہتا۔ چہ جائے کہ خواہشات نفسانیہ کی بناء پر بغیر عقد نکاح کے محض فتویٰ کو بنیاد بنا کر رہنا شروع کردیا جائے۔

جبکہ تین طلاقوں کے بعد ساتھ رہنے کی حرمت پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظامؒ اور امت کے چاروں ائمہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ کا اتفاق ہے اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ جو آٹھویں صدی کے بعد تین طلاقوں کے ایک قرار دینے کے قائل اول ہیں انکا بھی اس طرز عمل کے حرام ہونے کا فتویٰ ہے لہذا اس سلسلہ میں کسی غیر مقلد سے تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ شرعیہ کے باہم اکٹھا رہنے کے کا فتوی لینا اور اس فتوی کو جواز بنا کر آپس میں تعلقات قائم کرنا قرآن وسنت کی واضح نصوص کے خلاف اور باجماع امت حرام ہے اور اس فتوی سے نہ ہی بیوی حلال ہوتی ہے چنانچہ طلاق دینے والے مرد وعورت دونوں کا اس کے بعد اکٹھا رہنا بدکاری میں شمار ہوگا اس قسم کے افراد کے عزیز واقارب ودیگر اہل اثر مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان میں تفریق کرائیں اور جب تک وہ اس حرام کاری سے باز نہیں آتے ان سے قطع تعلقی اختیار کرنا ضروری ہے اور ایسے خواہش پرست اور بدترین خلائق کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کی جاسکتی ہے تاکہ عنداللہ اپنے کو دنیوی واخروی عذاب سے محفوظ رکھا جاسکے۔

قال اللہ تعالی :فان طلقھافلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاغیرہ۔الآیۃ

(سورۃالبقرہ : ۲۳۵)

ترجمہ: پھر اگر (دو طلاقوں کے بعد) کوئی (تیسری) طلاق (بھی) دیدے تو پھر وہ عورت اس (تیسری) طلاق دینے کے بعد اس شخص کے لئے حلال نہ ہوگی جب تک وہ اس کے سوا دوسرے شخص کے ساتھ عدت کے بعد نکاح نہ کرلے۔

وفی البخاری : وقال اللیث عن نافع کان ابن عمر اذاسئل عمن طلق ثلاثاقال لو

طلقت مرة أو مرتين فان النبيﷺ أمرني بهذافان طلقت ثلاثاحرمت حتى تنكح زوجاغيره۔(ج ٢ص ٢٩٢)

ترجمہ: حضرت لیث نافعؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابن عمرؓ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جاتا جس نے تین طلاقیں دی ہوئی ہوتیں تو فرماتے اگر تو ایک یا دو بار طلاق دیتا (تو تجھے رجوع کا حق حاصل ہوتا) کہ بیشک نبیﷺ نے مجھے اس (رجوع) کا حکم فرمایا پس اگر تو نے اسے تین طلاقیں دیدیں تو وہ تجھ پر حرام ہوگئی یہانتک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے۔

وفی سنن الکبریٰ:عن سوید بن غفله کانت عائشة الخثعمية عندالحسن ابن علی فلما قتل علی قالت لتهنئك الخلافة :قال: بقتل علی تظهرين الشماتة ؟اذهبی أنت طالق يعنی ثلاثا قال فتلفت ثيابها وقعدت حتى مضت عدتها فبعث اليها ببقية لها من صداقها وعشرةالاف صدقة فلماجاء ها الرسول قالت متاع قليل من حبيب مفارق فلما بلغه قولها بكى ثم قال لولا انى سمعت جدى أوحدثنى ابى انه سمع جدى يقول أى ما رجل طلق امراته ثلاثا عند الاقراء او ثلاثا مبهمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره لراجعتها (ج ٨ بيروت ص٥٤٩)

ترجمہ: حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ عائشہ خثعمیہ حضرت حسن بن علیؓ کے نکاح میں تھیں جب حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے تو انکی بیوی نے کہا کہ آپ کو خلافت مبارک ہو حضرت حسنؓ نے فرمایا اچھا تم حضرت علیؓ کے قتل پر خوشی کا اظہار کر رہی ہو؟ جاؤ تمہیں تین طلاق راوی کہتے ہیں انہوں نے پردہ کرلیا اور عدت میں بیٹھ گئیں جب عدت پوری ہوگئی تو حضرت حسنؓ نے بقیہ مہر انکے پاس بھیج دیا اور اسکے علاوہ مزید دس ہزار درہم بھی بھیجے جب قاصد یہ لیکر ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بچھڑنے والے دوست کیطرف سے متاع قلیل ملا ہے جب اس خاتون کا یہ قول حضرت حسنؓ کے پاس پہنچا تو آپ رو پڑے اور فرمایا اگر میں نے اپنے نانا جان سے یہ بات نہ سنی ہوتی یا یہ فرمایا کہ میرے والد مجھ سے یہ بیان نہ کرتے کہ انہوں نے میرے نانا جان سے یہ سنا ہےکہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طہر میں تین طلاقیں دیدے یا تین مبہم طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں رہتی حتی کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے تو میں اپنی بیوی کو نکاح میں لے لیتا۔

وفی مصنف ابن أبی شيبة:۔ عن هارون عن أبيه قال كنت جالساعندابن عباس فأتاه رجل فقال يابن عباس انه طلق امرأته مائة مرة وانماقلت مرة واحدة فتبين منی بثلاث ام هی واحدة ؟فقال بانت بثلاث وعليك وزر سبعة وتسعين اه (جلد ٤ ص ١٢)

ترجمہ:۔ایک شخص ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں ایک ہی دفعہ میں دیدی ہیں کیا وہ مجھ سے تین طلاقوں سے الگ ہو جائیگی یا وہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے عورت جدا ہوگئی اور ستانوے کا بار (گناہ) تجھ پر ہے۔

واخرج ابوداودبسندصحيح من طريق مجاهدقال كنت عند ابن عباس فجاء ه رجل فقال انه طلق امرأته ثلاثافسكت حتى ظننت سيردهااليه فقال ينطلق أحدكم فيركب الحموقة ثم يقول يابن عباس يابن عباس ان الله تعالیٰ قال ومن يتق الله يجعل له مخرجا

وانك لم تتق الله فلم أجدك مخرجاعصيت ربك وبانت منك امرأتك ا(جلد ١ ص ٢٩٩)

ترجمہ:۔حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آپکی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں آپ سن کر خاموش ہوگئے یہانتک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ اسکو رجوع کا فتویٰ دینگے لیکن آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی حماقت کر بیٹھتا ہے (اور اپنی بیوی کو) تین طلاقیں دینے کے بعد چلاتا ہے اے ابن عباسؓ اے ابن عباسؓ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہیکہ جو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کیلئے نکلنے کی راہ پیدا فرمائیں گے اور تو چونکہ (طلاق کے معاملہ میں) اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا اسلئے میں تیرے لئے نکلنے کی راہ نہیں پاتا تو اپنے رب کا نافرمان ٹھہرا اور تیری بیوی بھی تجھ سے جدا ہوگئی۔

قال العلامۃ ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

”فيمن نكح عندشهودفسقه ثم طلقهاثلاثافارادالتخلص من الحرمة بان النكاح كان فاسدافى الاصل على مذهب الشافعى رحمه الله فلم يقع الطلاق مانصه وهذاالقول يخالف اجماع المسلمين فانهم متفقون على ان من اعتقد حل الشىء كان عليه أن يعتقد ذلك سواء وافق غرضه اوخالف ومن اعتقدتحريمه كان عليه أن يعتقد ذلك فى الحالين وهؤلاء المطلقون لايقولون بفساد النكاح بفسق الولى الاعند الطلاق الثلاث لاعندالاستمتاع والتوارث يكونون فى وقت يقلدون من يفسده وفى وقت يقلدون من يصححه بحسب الغرض والهوى ومثل هذالايجوزباتفاق الامة ------- . ونظيرهذاان يعتقد الرجل ثبوت شفعة الجواراذاكان طالبالهاوعدم ثبوتهااذاكان مشتريافان هذالايجوزبالاجماع وكذامن بنى على صحة ولايةالفاسق فى حال نكاحه وبنى على فسادولايته حال طلاقه لم يجزذلك باجماع المسلين ولوقال المستفتى المعين انالم اكن اعرف ذلك واناليوم التزم ذلك لم يكن من ذلك له لان ذلك يفتح باب التلاعب بالدين ويفتح الذريعة الى ان يكون التحليل والتحريم بحسب الاهواء١ھ(فتاوى ابن تيمية ص ٢٤٠ ج٢ بحواله احسن الفتاوى ج٥ ص١٩٩)

وفى تفسير القرطبى:(ضاقت عليهم الارض بمارحبت)أى ضاقت عليهم الارض برحبها،لانهم كانوامجهورين لايعاملون ولايكلمون،وفى هذادليل على هجران أهل المعاصى حتى يتوبوا،١ھ(ص٢١٤ ج٤)

وفى المشكوٰة المصابيح:وعن النعمان بن بشيررضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مثل المدهن فى حدود الله والواقع فيها مثل قوم استهنواسفينة فصاربعضهم فى أسفلهاوصار بعضهم فى أعلاها فكان الذى فى أسفلهايمر بالماء على الذين فى أعلاهافتأذوبه فاخذفاسافجعل ينقر سفل السفينةفاتوه فقالوامالك قال تأذيتم بى ولابد لى من الماء

فان أخذوا علی یدیه أنجوه ونجوا أنفسهم ان ترکوه أهلکوه واهلکوا أنفسهم

۱ھ(ص ٤٣٦ ج۲) والله اعلم بالصواب

محمد سعد جاوید عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۶ جمادی الآخرۃ ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

نائب رئیس

رئیس

دار الافتاء

17/6/09